وسوسہ20 = احناف ماتریدی عقیدہ رکھتے ھیں اور دیگر مقلدین اشعری عقیدہ رکھتے ھیں ، اور اشاعرہ وماتریدیہ دونوں کے عقائد غلط وگمراہ کن ھیں۔

جواب = یہ باطل وسوسہ بھی عوام الناس کو مختلف انداز سے یاد کرایا جاتا ھے، اور فرقہ جدید اھل حدیث میں شامل جاھل شیوخ اپنے جاھل مقلد عوام کو وسوسہ پڑھا دیتے ھیں اور وہ بے چارے اس وسوسہ کو یاد کرلیتے ھیں، اور آگے اس کو پھیلاتے ھیں، فرقہ جدید اھل حدیث کے عوام کو تو اشعری وماتریدی کا نام پڑھنا بھی نہیں آتا، اور یہی حال ان کے خواص کا ھے ان کو کوئی پتہ نہیں ھوتا کہ ماتریدی کون تھا اشعری کون تھا ان کے کیا عقائد وتعلیمات ھیں ؟ بس احناف سے ضد کی بناپر انھوں سب کچھ کرنا ھے ۔

اس وسوسہ کے تحت کسی قدر تفصیل سے بات کرنا چاھتا ھوں

تاریخ علم الکلام: کون نہیں جانتا کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک سے پہلے دنیا کا شیرازہ بکھرا ھوا تھا ، انسانیت میں انتشار وافتراق تھا نفرت وعداوت تھی تمام اعمال رذیلہ موجود تھے عقائد واخلاق کا کوئی ضابطہ نہ تھا عبد ومعبود کا صحیح رشتہ ٹوٹ چکا تھا، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ سے خزاں رسیدہ انسانیت بہار کے ھم آغوش ھوئی، قلوب انسانی کی ویران کھیتیاں لہلہا اٹھی انسانیت نے سر اٹھایا، واخلاق واعمال کی پاکیزگی عقائد حقہ کی پختگی اور عبادات وطاعات کی لذت سے کائنات کا ذرہ ذرہ آشنا ھوگیا،

،خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے جانثار اصحاب بھی پورے کائنات انسانی کے لیئے آپ کی سیرت وکردار کامل ومکمل نمونہ تھے، لیکن صحابہ کرام کا مبارک دور گذرنے کے بعد حالات مختلف ھوئے، اموی دور خلافت کے اخیر میں علم وفن کی خدمت کے نام پر غیر دینی علوم کا ترجمہ شروع ھوا، فلاسفہ کی ایک جماعت نے عبرانی اور قبطی زبانوں سے ھیئت وکیمیا کی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا، اسی طرح ارسطو کے کچھ رسائل کو اور فارسی زبان کی بعض کتب کو عربی میں منتقل کیا گیا،

پھر جب اسلام کو وسعت حاصل ھوئی اور ایرانی، قبطی، یونانی وغیرہ اقوام حلقہ بگوش اسلام ھوئیں تو انھوں نے مسائل عقائد میں نکتہ آفرینیاں اور بال کی کھال نکالنا شروع کردی، اسلامی عقائد کا جو حصہ ان کے قدیم عقیدہ سے کسی درجہ میں ملتا جلتا نظر آیا تو قدرتی طور پر انھوں نے اسی رنگ میں اس کی تشریح پسند کی، پھر عقل ونقل کی بحث نے اس خلیج کو اور وسیع کیا، یہ سلسلہ چل ھی رھا کہ اموی خلافت کی جگہ دولت عباسیہ نے لے لی اور اس نے دوسری مختلف زبانوں کے ساتھ حکمت وفلسفہ یونان کا سارا ذخیرہ عربی میں منتقل کرکے مسلمانوں میں پھیلادیا،

یونانی فلسفہ کے پھیلنے کا نتیجہ یہ ھوا کہ مسلمانوں کے مذھبی جذبات میں کمزوری کے ساتھ ساتھ باھم مذھبی اختلاف اور گروہ بندی کا دروازہ بھی کھل گیا، جس کے نتیجہ میں الحاد وزندقہ نے بال وپر نکالنے شروع کردیئے، اب تک عقائد سے متعلقہ مسائل کو ذھن نشین کرنے کا جو فطری طریقہ کتاب وسنت کی بنیاد پر قائم تھا حکمت وفلسفہ کی موشگافیوں اور کچھ دیگر انسانی اصطلاحات وقواعد رواج پاجانے کے بعد علماء امت کی نظر میں کچھ زیادہ موثر نہیں رھا، اس طرح کے حالات وماحول میں جب کہ شکوک وشبھات اور الحاد وزندقہ وگمراھی کے پاوں جمنے شروع ھوچکے تھے

چنانچہ خلیفہ مھدی جو (۱۵۷ھ) میں تخت نشین ھوا اس کے دور خلافت میں ملحدین وزنادقہ کی رد میں کتب لکھوانے کی ضرورت محسوس ھونے لگی اور حکومت کی سرپرستی میں ایسی چند کتب لکھی گئیں یہ "علم کلام" کی پہلی بنیاد تھی جو مسلمانوں میں قائم ھوئی، پھر حالات کے پیش نظر دن بدن اس کام کی اھمیت بڑھتی ھی گئ، حتی کہ علماء اسلام کی ایک مخصوص جماعت مجبور ھوئی کہ وہ اپنے آپ کو اس کام لیئے وقف کردیں، لھذا مامون الرشید نے ایسے علماء کی بڑھ چڑھ کر حوصلہ افزائی کی، اور حکومت وقت کی حوصلہ افزائی دیکھ کر علماء کا ایک ذھین طبقہ معقولات کی تحصیل میں ھمہ تن مشغول ھوگیا اور اس فن میں انھوں نے مھارت تامہ حاصل کی، لیکن ان علماء میں زیادہ تر وہ لوگ تھے جو "مسلک اعتزال" سے وابستہ تھے کیونکہ حکومت وقت کا مزاج ومسلک بھی یہی مُعتزلہ والا) تھا انہی علماء کی کدوکاوش نے (علم کلام) کو ایک خاص فن کا درجہ دیا اور انھوں نے ھی اس فن کی جمع وتدوین کی، علامہ شہرستانی لکھتے ھیں کہ ثم طالع بعد ذالك شيوخ المعتزلة كتب الفلاسفة حين فسرت أيام المامون فخلطت مناهجها مناهج الكلام وأفردتها فنا من فنون العلم وسميتها باسم الكلام (الملل والنحل ج 1 ص 32)

یعنی "معتزلۃ" کے اکابر نے فلاسفہ کی تصنیفات کا مطالعہ کیا اور اس طرح کلام وفلسفہ کی مختلف راھیں ایک ھوگئیں اور ایک نیا فن (علم کلام) کے نام سے ایجاد ھوا،، علم کلام کی وجہ تسمیہ (یہ نام کیوں رکھا گیا)

علامہ شہرستانی لکھتے ھیں کہ أما لأن أظهر مسئلة تكلموا فيها وتقابلوا عليها هي مسئلة الكلام فسمى النوع باسمها وأما لمقابلتهم الفلاسفة فى تسميتهم فنا من فنون علمهم بالمنطق والمنطق والكلام مترادفان (الملل والنحل ج 1 ص 33) علم کلام کا اھم ترین موضوع بحث اللہ تعالی کا کلام ھی تھا، اسی وجہ سے اس فن کا نام (علم کلام) رکھا گیا الخ

تاریخ الفرقۃ المعتزلۃ : معتزلہ کا سردار وپیشوا ابو الھذیل علاف تھا اور اس نے اس فن میں بہت سی کتب بھی لکھیں، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ھیں

أبو الهذيل العلاف شيخ المعتزلة ومُصنف الكتب الكثيرة فى مذاهبهم كان خبيث القول فارق اجماع المسلمين ورد نص كتاب الله وجحد صفات الله تعالى عما يقول

علوا كبيرا وكان كذا باً أفاكاً مات سنة سبع وعشرين ومأتين ۔(لسان المیزان ص413ج5)

أبو الهذیل العلاف مُعتزلہ فرقہ کے شیوخ میں سے تھا جس نے اعتزال کے رنگ میں ڈوبی ہوئی بہت سی کتب لکھیں، یہ پہلا شخص ہے جس نے نصوص قطعیہ کا انکار کیا صفات باری تعالی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا، جھوٹا، لغو گو، اور بدترین خلائق انسان تھا۔ علامہ شہرستانی نے بھی یہی بات لکھی ہے

فكان أبو الهذيل العلاف شيخهم الأكبر وافق الفلاسفة وأبدع بدعا في الكلام والإرادة وأفعال والقول بالقدر والآجال والأرزاق(الملل والنحل ج1 ص 33)۔

أبو الهذیل العلاف مُعتزلہ فرقہ معتزلہ کا سب سے بڑا شیخ تھا فلاسفہ کا موافق تھا۔ افعال عباد، ارادہ، تقدیر، رزق، تمام مسائل میں امت کے قطعی نظریات سے صاف پھر گیا تھا۔

حافظ ذھبی نے بھی اپنی کتاب (سیر أعلام النبلاء) میں تقریبا یہی بات لکھی ھے

أبو الهذيل العلاف ورأس المعتزلة أبو الهذيل محمد بن الهذيل البصري العلاف صاحب التصانيف الذي زعم أن نعيم الجنة وعذاب النار ينتهي بحيث إن حرمات أهل الجنة تسكن وقال حتى لا ينطقون بكلمة وأنكر الصفات المقدسة حتى العلم والقدرة وقال هما الله وأن لما يقدر الله عليه نهاية وآخرا وأن للقدرة نهاية لو خرجت إلى الفعل فإن خرجت لم تقدر على خلق ذرة أصلا وهذا كفر وإلحاد ۔(سیر أعلام النبلاء: أبو الهذیل العلاف)

اور فرقہ معتزلہ کا بانی و موسس واصل بن عطاء البصري تھا، پھر اس کے بعد أبو الهذیل حمدان بن الهذیل العلاف ھے جو شیخ المعتزلۃ، و مقدم الطائفۃ، و مقرر الطریقۃ، والمناظر کے القاب سے معروف ھے، اس نے مذھب الاعتزال عثمان بن خالد الطویل سے بطریق واصل بن عطاء کے حاصل کیا، (الشھرستاني: الملل والنحل ج1 ص 64) اور (فرقۃ الھذیلیۃ.) اسی کی طرف منسوب ھے۔

اسی طرح إبراھیم بن یسار بن ھاني النظّام نے کتب فلاسفہ کا بکثرت مطالعہ کیا اور فلاسفہ کا کلام معتزلہ کے کلام کے ساتھ ملایا اور (فرقۃ النظامیۃ) اسی کی طرف منسوب ھے۔ (الشھرستاني: الملل والنحل ج1 ص 64) اسی طرح معمر بن عباد السلمي ھے جس کی طرف (فرقۃ المعمریۃ.) منسوب ھے۔ اسی طرح عیسی بن صبیح المکنی بأبي موسی الملقب بالمردار اس کو راھب المعتزلۃ کہا جاتا تھا (فرقۃ المرداریۃ.) اس کی طرف منسوب ھے۔ اسی طرح ثمامۃ بن أشرس النمیري یہ آدمي بادشاہ المأمون اور المعتصم اور الواثق، کے عہد میں (قدریۃ) فرقہ کا سربراہ تھا، اور اس کے فرقہ کو (الثمامیۃ) کہا جاتا ھے۔

اسی طرح أبو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ فرقۃ معتزلۃ کے بہت بڑے لکھاری تھا اور کتب فلاسفہ سے خبردار اور ادب و بلاغت میں ماھر تھا (الجاحظیۃ.) فرقہ اسی کی طرف منسوب ھے۔

اسی طرح أبو الحسین بن أبي عمر الخیاط ھے جو بغداد کا معتزلی ھے (الخیاطیۃ) اسی کی طرف منسوب ھے۔

اسی طرح القاضي عبد الجبار بن أحمد بن عبد الجبار الھمداني یہ متاخرین معتزلہ میں سے تھا اور اپنے زمانہ کے بہت بڑا شیوخ المعتزلۃ میں تھا اور مذھب معتزلہ کے اصول و افکار و عقائد کو بڑا پھیلایا، اور معتزلہ کا بڑا مشہور مناظر تھا۔ حاصل کلام یہ کہ (فرقۃ معتزلۃ) کے کل بائیس بڑے فرقے بن گئے تھے، ہر فرقہ سب کی تکفیر کرتا تھا، ان فرقوں کی کچھ تفصیل میں نے لکھ دی ھے،

اجمالی طور پر ان کے اسماء درج ذیل ھیں

((الواصلية، والعمرية، والهذيلية، والنظامية، والأسوارية، والمعمرية، والإسكافية، والجعفرية، والبشرية، والمردارية، والهشامية، والتمامية، والجاحظية، والحايطية، والحمارية، والخياطية، وأصحاب صالح قبة، والمويسية، والشحامية، والكعبية، والجبابية، والبهشمية المنسوبة إلى أبي هاشم بن الحبائي.))

(البغدادي: الفرق بین الفرق ص104)

جس علم کی تدوین کے بنیادی ارا کین میں أبو الھذیل العلاف جیسے لوگ شامل ھوں تو پھر اس کے نقش قدم پر چلنے والے لوگ کیسے ھوں گے؟ پھر اس فن کے لیئے جو اصول و ضوابط نافذ کیئے گئے وہ اسلام کے اصل نہج سے کتنے دور ھوں گے؟ علماء اسلام نے بعد میں معتزلہ کے رواج دیئے ھوئے نظریات کو مٹانے کی کوشش کی لیکن جو خمیر معتزلہ ڈال چکے تھے وہ مکمل طور پر پاک نہ ھوسکا، لہذا قدیم علم کلام میں کی کتب میں اس طرح مباحث بکثرت موجود ھیں، پھر اس فلسفیانہ طرز استدلال و نظریہ نے جو نقصان پہنچایا وہ بالکل ظاھر ھے، حتی کہ آج بھی آزاد طبع لوگ معتزلی نظریات کو قبول کرلیتے ھیں،

بہر حال علم کلام ترقی کرتا رھا۔ علم کلام کی تاریخ کے سلسلہ میں علامہ شہرستانی جیسا مستند و ذمہ دار آدمی رقمطراز ھے کہ

أما رونق علم الكلام فابتداءه من الخلفاء العباسية هارون والمامون والمعتصم والواثق والمتوكل وأما إنتهائه فمن صاحب ابن عباد وجماعة من الديالمة (ألملل والنحل ج 1 ص 39)

علم کلام کی ابتداء خلفاء عباسیہ خصوصاھارون اورمامون کے دور میں ھوئی،اور معتصم، واثق، متوکل کے عہد سلطنت میں بھی اس فن کو عروج حاصل ھوا،اور پھر یہ فن صاحب بن عباد اور دیالمہ کے وقت میں انتہائی حدود میں داخل ھوگیا۔ ان گھمبیر حالات میں جس کی سرسری جھلک گذشتہ سطور میں آپ نے ملاحظہ کی کہ معتزلہ اور ذیلی گمراہ فرقوں کے نظریات پھیلتے جارھے تھے

اللہ تعالی نے أمة محمدیہ کی ھدایت وراھنمائی ایسے رجال وافراد کو منتخب کیا جنھوں نے دین حنیف اور عقائد حقہ کی حفاظت وحمایت وصیانت کا کام بڑے اعلی درجات اور منظم طریقہ سے انجام دیا، اور ملحدین وزنادقہ وفرق ضالہ کے اوھام ونظریات کا ادلہ وبراھین کے بھرپور رد کیا، اور معتزلہ اور دیگر فرق ضالہ کے انتشار کے بعد اللہ تعالی نے شیخ أبو الحسن الأشعري اور شیخ أبي المنصور الماتریدي کو پیدا کیا،لہذا ان دونوں بزرگوں نے عقائد اھل سنت کی حفاظت وحمایت کا کام بڑی محنت شاقہ کے ساتھ شروع کیا، اور صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے عقائد کی حفاظت وصیانت کا ذمہ اٹھایا،

اور اپنے زبان وقلم سے دلائل نقلیہ وعقلیہ سے اس کا اثبات کیا، اور مستقل کتب وتالیفات میں عقائد اھل سنت کو جمع کیا، اور ساتھ ساتھ معتزلہ اور ان سے نکلنے والے دیگر فرق ضالہ کے شبھات ونظریات کا بڑے زور وشور سے رد کیا، لہذا اس کے بعد تمام اھل سنت اشعری یاماتریدی کہلانے لگے، اور یہ نسبت اس لیئے ضروری تھا تاکہ دیگر فرق ضالہ سے امتیاز وفرق واضح رھے، لھذا اس کے بعد ان دوائمہ کے منھج پر چلنے لوگ اھل سنت کہلائے

ترجمة الإمام أبو الحسن الأشعري رحمہ اللہ: أبو الحسن علي بن إسماعيل بن أبي بشر إسحاق بن سالم بن إسماعيل بن عبد الله بن موسى بن بلال بن أبي بُردَةَ عامر ابن صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم أبي موسى الأشعري.

تاریخ ولادت ووفات: آپ کی ولادت (260ھ) میں ھوئی بعض نے (270ھ) بتایا، اور آپ کی تاریخ وفات میں اختلاف ھے بعض نے (333ھ) بعض نے (326ھ)

بعض نے (330ھ) بغداد میں آپ فوت ھوئے مقام (الكرخ اور باب البصرة) کے درمیان مدفون ھوئے، ابتداء حیات میں آپ نے مذھب اعتزال أبي علي الجبّائي معتزلی سے پڑھا اور ایک مدت تک اسی پر رھے، پھر آپ نے مذھب اعتزال سے توبہ کیا اور بالکلیہ طور پر اس کو خیرباد کہ دیا، اور بصرہ کی جامع مسجد میں جمعہ کے دن کرسی ومنبر پر چڑھ کر باآواز بلند ببانگ دھل یہ اعلان کیا کہ اے لوگو جس نے مجھے پہچانا اس نے مجھے پہچانا اور جس نے مجھے نہیں پہچانا میں اس کو اپنی پہچان کراتاھوں لہذا میں فلان بن فلان قرآن کے مخلوق ھونے کا قائل تھا، اور یہ کہ اللہ تعالی رویت آخرت میں آنکھوں کے ساتھ نہیں ھوسکتی، اور یہ کہ بندے اپنے افعال کے خود خالق ھیں، اور اب میں مذھب اعتزال سے توبہ کرتاھوں اور میں معتزلہ کے عقائد پر رد کروں گا اور ان کے عیوب وضلالات کا پردہ چاک کروں گا، اور میں نے اللہ تعالی سے ھدایت طلب کی اللہ تعالی نے مجھے ھدایت دی، اور میں اپنے گذشتہ تمام نظریات کو اس طرح اتارتاھوں جس یہ کپڑا اتارتاھوں، پھر اس کے بعد بطور مثال اپنے جسم پر جو چادر تھا اس اتار کر پھینک دیا، پھر لوگوں کو وہ کتابیں دیں جو مذھب أھل الحق اھل السنہ کے مطابق تالیف کیں۔

الإمام الأشعري کے تلامذہ: ایک کثیر مخلوق نے آپ سے استفادہ کیا، بڑے بڑے أعلام الأئمة أكابر العلماء نے آپ کے مسلک کی اتباع کی اور نصرة عقائد أھل السنة میں آپ کے اصول کو اپنایا، اور آپ کے تلامذہ کی تعداد وتذکرہ علماء امت نے مستقل طور پر آپ کے سوانح میں کیا، قاضي القضاة الشیخ تاج الدین ابن الامام قاضي القضاة تقي الدین السبکي الشافعی نے اپنی کتاب (طبقات الشافعیة) میں ایک خاص فصل میں آپ کا تذکرہ کیا، اور امام سبکی الشافعی نے آپ کے ترجمہ کی ابتداء ان الفاظ میں کی

شيخنا وقدوتنا إلى الله تعالى الشيخ أبو الحسن الأشعري البصري شيخ طريقة أهل السنة والجماعة وإمام المتكلمين وناصر سنة سيد المرسلين والذاب عن الدين والساعي في حفظ عقائد المسلمين سعيًا يبقى أثره إلى يوم يقوم الناس لرب العالمين، إمام حبر وتقي بر حمى جناب الشرع من الحديث المفترى وقام في نصرة ملّة الإسلام فنصرها نصرًا مؤزرًا وما برح يدلج ويسير وينهض بساعد التشمير حتى نقَّى الصدور من الشُّبه كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس ووقى بأنوار اليقين من الوقوع في ورطات ما التبس فلم يترك مقالاً لقائل وأزاح الأباطيل، والحق يدفع ترهات الباطل" اهـ

اسی طرح مؤرخ الشام اور حافظ الحدیث الشیخ أبو القاسم علي بن الحسن بن ھبة اللہ بن عساکر نے الشیخ أبي الحسن الأشعري کی مناقب ومؤلفات وسوانح پر مستقل کتاب لکھی۔

اور دیگر تمام علماء امت نے بھی اپنی کتب میں آپ کا تذکرہ کیا، اور سب نے آپ کو اھل سنت کا امام قرار دیا، المؤرخ الحافظ ابن العماد الحنبلي نے آپ کا ذکر ان الفاظ میں کیا

الإمام العلامة البحر الفهامة المتكلم صاحب المصنفات، ثم قال: "ومما بيض به وجوه أهل السنة النبوية وسود به رايات أهل الاعتزال والجهمية فأبان به وجه الحق الأبلج، ولصدور أهل الإيمان والعرفان أثلج، مناظرته مع شيخه الجبائي التي قصم فيها ظهر كل مبتدع مرائي" اهـ شذرات الذهب (2/ 303، 305)..

امام شمس الدین بن خلکان نے آپ کا ذکران الفاظ میں کیا :صاحب الأصول، والقائم بنصرة مذهب أهل السنة، وإليه تنسب الطائفة الأشعرية، وشهرته تغني عن الإطالة في تعريفه "اهـوفيات الأعيان (3/ 284ء286)..

امام أبو بكر بن قاضي شهبة نے آپ کا ذکران الفاظ میں کیا: الشيخ أبو الحسن الأشعري البصري إمام المتكلمين وناصر سنة سيد المرسلين، والذاب عن الدين"ا.هـ طبقات الشافعية (1/ 113).

علامہ يافعي شافعي نے آپ کاذکران الفاظ میں کیا: الشيخ الإمام ناصر السنة وناصح الأمة، إمام الأئمة الحق ومدحض حجيج المبدعين المارقين، حامل راية منهج الحق ذي النور الساطع والبرهان القاطع "ا.هـ مرأة الجنان (2/ 298) .

علامہ القرشي الحنفي نے آپ کا ذکران الفاظ میں کیا: صاحب الأصول الإمام الكبير وإليه تنسب الطائفة الأشعرية" الجواهر المضية في طبقات الحنفية 21/ 544، ه 54).

علامہ الأسنوي الشافعي نے آپ کاذکران الفاظ میں کیا

هو القائم بنصرة أهل السنة القامع للمعتزلة وغيرهم من المبتدعة بلسانه وقلمه، صاحب التصانيف الكثيرة، وشهرته تغني عن الإطالة بذكره طبقات الشافعية (1/ 47).

خلاصہ یہ ھے کہ ائمہ اسلام کے اقوال وآراء تعریف وتوصیف الإمام الأشعري اورالإمام أبو منصور الماتريدي کے متعلق بیان کروں تو ایک مستقل کتاب تیار ھو جائے،بطور مثال چند ائمہ کے اقوال ذکر کر دیئے تا کہ ان جاھل لوگوں کوھدایت ھو جائے، جو جہلاء کی اندھی تقلید میں امت مسلمہ کے کبارائمہ پر لعن طعن کرتے ھیں، جب ان جہلاء کی اپنی حالت یہ ھے کہ الف باء سے واقف نہیں،فالی الله المشتکیمؤلفات

الإمام أبو الحسن الأشعري

آپ کی کتب وتالیفات بہت زیادہ ھیں، بطور مثال چند کتب کاذکر کرتاھوں

ا- إيضاح البرهان في الرد على أهل الزيغ والطغيان.

2- تفسير القرءان، وهو كتاب حافل جامع.

3- الرد على ابن الراوندي في الصفات والقرءان.

4- الفصول في الرد على الملحدين والخارجين عن الملّة.

5- القامع لكتاب الخالدي في الارادة.

6- كتاب الاجتهاد في الأحكام.

7- كتاب الأخبار و تصحيحها.

8- تاب الإدراك في فنون من لطيف الكلام.

9- كتاب الإمامة.

10- التبيين عن أصول الدين.

11- الشرح والتفصيل في الرد على أهل الإفك والتضليل.

12- العمد في الرؤية.

13- كتاب الموجز.

14- كتاب خلق الأعمال.

15-كتاب الصفات، وهو كبير تكلم فيه على أصناف المعتزلة والجهمية.

16-كتاب الرد على المجسمة.

17-اللمع في الرد على أهل الزيغ والبدع.

18-النقض على الجبائي.

19-النقض على البلخي.

20-جمل مقالات الملحدين.

21-كتاب في الصفات وهو أكبر كتبه نقض فيه اراء المعتزلة وفند أقوالهم وأبان زيغهم وفسادهم.

22-أدب الجدل.

23-الفنون في الرد على الملحدين.

24-النوادر في دقائق الكلام.

25-جواز رؤية الله تعالى بالأبصار.

26-كتاب الإبانة.

ترجمة الإمام أبو منصور الماتريدي

هو أبو منصور محمد بن محمد بن محمود الماتريدي السمرقندي، ماتریدی نسبت ھے ماترید کی طرف اور یہ سمرقند ماوراء النھر میں ایک مقام کا نام ھے، اورامام أبو منصور الماتريدي کو بھی علماء امت نے "إمام الھدی" و"إمام المتكلمين" و"إمام أھل السنه" وغیر ذلک القابات سے یاد کیا، آپ کی تاریخ ولادت کے متعلق کوئی متعین تاریخ تونہیں ملتی مگر علماء کرام نے لکھاھے کہ آپ کی ولادت عباسی خليفة المتوكل کے عھد میں ھوئی، اور آپ کی ولادت الإمام أبي الحسن الأشعري سے تقریبابیس سال قبل ھوئی ھے، اور آپ نے جن مشائخ سے علم حاصل کیاان سب کی سند الإمام الجليل الإمام الإمام الاعظم أبي حنيفة النعمان سے جاملتی ھے، اورآپ علوم القرآن الكريم وأصول الفقه وعلم الكلام والعقائد کے بے مثال ومستند امام ھیں، اورآپ کی پوری زندگی حماية الإسلام ونصرة عقيدة أھل السنة والجماعة سے عبارت ھے، اورآپ بالاتفاق أھل السنة والجماعة کے امام جلیل محافظ العقائد أھل السنة، وقاطع الاعتزال والبدع قرارپائے، معتزلہ اوردیگر فرق ضالہ کااپنی مناظرات ومحاورات میں اور تصنیفات وتالیفات میں بھرپور ردوتعاقب کیا، اور تمام عمر عقائد أھل السنة کی حفاظت وصیانت وتبلیغ وتشھیر کی ۔

مؤلفات الإمام أبو منصور الماتريدي

آپ کے کئ مؤلفات ھیں جن کاتذکرہ علماء امت نے آپ کے ترجمہ میں کیاھے

جن میں سے بعض کے نام درج ذیل ھیں

1= كتاب "التوحيد"

2= كتاب "المقالات"

3= كتاب "الرد على القرامطة"

4= كتاب "بيان وهم المعتزلة"

5= كتاب "رد الأصول الخمسة لأبي محمد الباهلي"

6= كتاب "أوائل الأدلة للكعبي"

7= کتاب "رد کتاب وعید الفساق للکعبي"

8= کتاب "رد تهذیب لجدل للکعبي"

9= کتاب "الجدل"

10= وکتاب "مأخذ الشرائع في أصول الفقه"

11= کتاب "شرح الفقه الأکبر"

12= کتاب "تأویلات أهل السنة"

بعض نسخوں میں اس کتاب کانام "تاویلات الماتریدي في التفسیر" ھے،

الإمام عبد القادر القرشي المتوفی سنة 775ھ- اس کتاب کے متعلق فرماتے ھیں کہ یہ ایسی کتاب ھے کہ اس فن میں لکھی گئ پہلی کتابوں میں سے کوئ کتاب اس کے برابر بلکہ اس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتی۔ اس کتاب کے مقدمہ کی ابتداء ان الفاظ سے ھوتی ھے

"قال الشيخ الإمام الزاهد علم الدين شمس العصر، رئيس أهل السنة والجماعة أبو بكر محمد بن أحمد السمرقندي رحمه الله تعالى: إن كتاب التأويلات المنسوب إلى الشيخ الإمام أبي منصور الماتريدي رحمه الله كتاب جليل القدر، عظيم الفائدة في بيان مذهب أهل السنة والجماعة في أصول التوحيد، ومذهب أبي حنيفة وأصحابه رحمهم الله في أصول الفقه وفروعه على موافقة القرأن". ا.هـ.

صاحب "کشف الظنون" نے یہ تصریح کی ھے کہ یہ کتاب آٹھ جلدوں میں ھے اور الشیخ علاء الدین بن محمد بن أحمد نے اس کو جمع کیا ھے ،

حاصل یہ کہ بطور مثال آپ کے علمی میراث کی ایک جھلک آپ نے ملاحظہ کی ، اور جیساکہ میں گذشتہ سطور میں عرض کرچکاھوں کہ ان دو جلیل القدر ائمہ اهل سنت کے ترجمہ وسوانح وکمالات وکارناوں پر مستقل کتب موجود ھیں، یہاں تواختصار کے ساتھ ان کا تذکرہ مقصود ھے، تاکہ ایک صالح متدین آدمی کے علم میں اضافہ ھو اور اس کے دل میں ان جلیل القدر ائمہ اهل سنت کا احترام وعظمت زیادہ ھوجائے، اور جو شخص جہل کی وجہ سے ان کے ساتھ بغض رکھتا ھے ان پر لعن طعن کرتا ھے اس کی اصلاح ھوجائے۔

مؤلفات الإمام أبو الحسن الأشعري

آپ کی کتب وتالیفات بہت زیادہ ھیں، بطور مثال چند کتب کا ذکر کرتا ھوں

1- إيضاح البرهان في الرد على أهل الزيغ والطغيان.

2- تفسير القرءان، وهو كتاب حافل جامع.

3- الرد على ابن الراوندي في الصفات والقرءان.

4- الفصول في الرد على الملحدين والخارجين عن الملّة.

5- القامع لكتاب الخالدي في الارادة.

6- كتاب الاجتهاد في الأحكام.

7- كتاب الأخبار و تصحيحها.

8- تاب الإدراك في فنون من لطيف الكلام.

9- كتاب الإمامة.

10- التبيين عن أصول الدين.

11-الشرح والتفصيل في الرد على أهل الإفك والتضليل.

12-العمد في الرؤية.

13-كتاب الموجز.

14-كتاب خلق الأعمال.

15-كتاب الصفات، وهو كبير تكلم فيه على أصناف المعتزلة والجهمية.

16-كتاب الرد على المجسمة.

17-اللمع في الرد على أهل الزيغ والبدع.

18-النقض على الجبائي.

19-النقض على البلخي.

20-جمل مقالات الملحدين.

21-كتاب في الصفات وهو أكبر كتبه نقض فيه اراء المعتزلة وفند أقوالهم وأبان زيغهم وفسادهم.

22-أدب الجدل.

23-الفنون في الرد على الملحدين.

24-النوادر في دقائق الكلام.

25-جواز رؤية الله تعالى بالأبصار.

26-كتاب الإبانة.

ترجمة الإمام أبو منصور الماتريدي

هو أبو منصور محمد بن محمد بن محمود الماتريدي السمرقندي،

ماتريدی نسبت ھے ماترید کی طرف اور یہ سمرقند ماوراء النھر میں ایک مقام کا نام ھے، اور امام أبو منصور الماتريدي کو بھی علماء امت نے "إمام الهدى" و"إمام المتكلمين" و"إمام أهل السنه" وغير ذلک القابات سے یاد کیا، آپ کی تاریخ ولادت کے متعلق کوئی متعین تاریخ تو نہیں ملتی مگر علماء کرام نے لکھا ھے کہ آپ کی ولادت عباسی خلیفۃ المتوکل کے عھد میں ھوئی، اور آپ کی ولادت الإمام أبي الحسن الأشعري سے تقریبا بیس سال قبل ھوئی ھے، اور آپ نے جن مشائخ سے علم حاصل کیا ان سب کی سند الإمام الجليل الإمام الاعظم أبي حنيفة النعمان سے جا ملتی ھے،

اور آپ علوم القرآن الكريم وأصول الفقه وعلم الكلام والعقائد کے بے مثال و مستند امام ھیں، اور آپ کی پوری زندگی حماية الإسلام ونصرة عقيدة أهل السنة والجماعة سے عبارت ھے، اور آپ بالاتفاق أهل السنة والجماعة کے امام جلیل محافظ العقائد أهل السنة، وقاطع الاعتزال والبدع قرار پائے، معتزلہ اور دیگر فرق ضالہ کا اپنی مناظرات و محاورات میں اور تصنیفات و تالیفات میں بھرپور رد و تعاقب کیا، اور تمام عمر عقائد أهل السنة کی حفاظت وصیانت و تبلیغ و تشہیر کی ۔

الإمام الماتريدي کی تاریخ وفات

صاحب کتاب "کشف الظنون" نے ذکر کیا ھے کہ آپ کی وفات (332ھ) میں ھوئی ھے ، دیگر کئ مؤرخین نے سنہ وفات (333ھ) بھی لکھی ھے،

علامہ عبد الله القرشي نے بھی "الفوائد البهية" میں سنہ وفات (333ھ) بتائی ھے ، اور آپ کی قبر سمرقند میں ھے ،

امت مسلمہ کے کبار محدثین ومفسرین وفقہاء وائمہ اشعری وماتریدی ھیں ۔

بطور مثال چند کا تذکرہ پیش خدمت ھے

1= الإمام الحافظ أبو الحسن الدارقطني رحمہ اللہ تعالی،

(تفصیل دیکھیئے، تبیین کذب المفتري 255، السیر 17/558، أثناء ترجمة الحافظ أبي ذر الهروي، وتذکرة الحفاظ 3/1104).

2= الحافظ أبو نعیم الأصبهاني رحمہ اللہ تعالی، صاحب حلیة الأولیاء،

الإمام الأشعري کے متبعین میں سے ھیں،

(تبیین کذب المفتري 246، الطبقات الکبری للتاج السبکي 3/370).

3= الحافظ أبو ذر الهروي عبد بن أحمد رحمہ اللہ تعالی،

(تفصیل دیکھیئے گذشتہ حوالے اور، الطبقات الکبری للتاج السبکي 3/370).

4= الحافظ أبو طاهر السلفي رحمہ اللہ تعالی،

(الطبقات 3/372)

5= الحافظ الحاکم النیسابوري رحمہ اللہ تعالی صاحب المستدرک علی الصحیحین،

اپنے زمانہ کے إمام أهل الحدیث ھیں کسی تعارف محتاج نہیں ھیں،

اور علماء امت کا اتفاق ھے کہ امام حاکم ان بڑے علم والے ائمہ میں سے ایک ھیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالی نے دین متین کی حفاظت کی،

(تبیین کذب المفتري ص/227).

6= الحافظ ابن حبان البستي رحمہ اللہ تعالی صاحب الصحیح وکتاب الثقات وغیرها، الإمام الثبت القدوة إمام عصره ومقدم أوانه

7= الحافظ أبو سعد ابن السمعاني رحمہ اللہ تعالی، صاحب کتاب الأنساب.

(الطبقات 3/372)

8= الإمام الحافظ أبو بکر البیهقي رحمہ اللہ تعالی صاحب التصانیف الکثیرة الشهیرة

9= الإمام الحافظ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالی

10= الإمام الحافظ الخطیب البغدادي رحمہ اللہ تعالی، (التبیین ص/268).

11= الإمام الحافظ محي الدین یحیی بن شرف النووي محي الدین رحمہ اللہ تعالی،

امام نووی کسی تعارف کے محتاج نہیں ھیں، دنیا کا کون سا حصہ ایسا ھے جہاں آپ کی کتاب ریاض الصالحین اور کتاب الأذکار اور شرح صحیح مسلم نہیں ھے؟؟

12= شیخ الإسلام الإمام الحافظ أبو عمرو بن الصلاح رحمہ اللہ تعالی

13= الإمام الحافظ ابن أبي جمرة الأندلسي مسند أهل المغرب رحمہ اللہ تعالی

14= الإمام الحافظ الکرماني شمس الدین محمد بن یوسف رحمہ اللہ، صاحب الشرح المشهور علی صحیح البخاري

15= الإمام الحافظ المنذري رحمہ اللہ تعالی صاحب الترغیب والترهیب.

16= الإمام الحافظ الأبي رحمہ اللہ تعالی شارح صحیح مسلم.

17= الإمام الحافظ ابن حجر العسقلاني رحمہ اللہ تعالی،

امام حافظ ابن حجر کسی تعارف کے محتاج نہیں ھیں،

18= الإمام الحافظ السخاوي رحمہ اللہ تعالی.

19= الإمام الحافظ السیوطي رحمہ اللہ تعالی.

20= الإمام القسطلاني رحمہ اللہ تعالی شارح الصحیح.

21= الإمام الحافظ المناوي رحمہ اللہ تعالی

خلاصہ کلام یہ کہ اگر اشاعرہ وماتریدیہ علماء امت کی صرف اسماء کو بھی جمع کیا ھے تو ایک ضخیم کتاب تیار ھو جائے، مذکورہ بالا ائمہ میں اکثر شافعی المسلک ھیں، اس کے بعد احناف، مالکیہ، حنابلہ، کے تمام حفاظ حدیث وائمہ اسلام جو کہ اشاعرہ وماتریدیہ ھیں ان کا تذکرہ ھماری بس سے باھر ھے، کیونکہ علماء اسلام کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ھوا سمندر رھے جنھوں نے عقائد واصول میں الإمام أبو الحسن الأشعري اور الإمام أبو منصور الماتریدي کی اتباع کی، یہاں سے آپ ان جاھل لوگوں کی جہالت وحماقت کا اندازہ بھی لگالیں، جو یہ کہتے ھیں کہ اشعری وماتریدی تو گمراہ ھیں (معاذاللہ) کیا اتنے بڑے کبار ائمہ گمراھوں لوگوں کی اتباع کرنے والے تھے ؟

بس جہالت اور اندھی تقلید کی زندہ مثالیں کسی نے دیکھنی ھو تو وہ فرقہ جدید نام نہاد اھل حدیث میں شامل عوام وخواص کو دیکھ لے، کوئ کسی شخص یا کسی مسئلہ کے بارے علم نہیں ھوتا لیکن ضد وتعصب واندھی تقلید میں اس کو پھیلاتے جاتے ھیں، اور دلیل یہ ھوتی ھے کہ فلاں شیخ صاحب سے سنا ھے،

اب اگر اس جاھل شیخ کی غلطی کوئ ظاھر کر بھی دے پھر بھی یہ بے وقوف لوگ اس جاھل شیخ کی دم نہیں چھوڑتے، اور جواب بزبان حال وقال یہی دیتے ھیں کہ خبر دینے والا نائ بڑا پکا ھے، آخر ایسی ضد وجہالت کا علاج کس کے پاس ھے ؟؟